اودھ پنچ

جلد ۱۰ | لکھنؤ پنجشنبہ ۱۶ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۵ء | نمبر ۴

مقدمۃ الجیش

ایسی مہمانداری پر لعنت

گورنمنٹ گورنر جو بڑی شان و شوکت دکھا دکھا کر دبدبہ بٹھا کر ریاستوں میں [illegible] ریاستیں برباد ہو جاتی ہیں [illegible] مرغی اپنی جان سے گئی کھانیوالے [illegible]

مرغی کی ایک ٹانگ

روسی بیڑہ یا انگریزی ماہیگیروں سے جو سلوک کیا ہو اسکی بابت گورنمنٹ [illegible] ایک کمیشن بٹھایا ہے اور اس کمیشن کی تجویز کو برطانیہ اپنی فتح سمجھا ہے لیکن نتیجہ وہی جو اینجانب پہلے ہی لکھ چکے ہیں یعنے انجام وہی جھک جھک [illegible] وہی طریقہ سفارت کا اختیار کرنا پڑیگا جس [illegible] انگلستانی رعایا [illegible] روسی [illegible] ہے کہ روسی افسر نے جو کچھ کیا اپنے بچاؤ کیلئے کیا [illegible] نتیجہ یہ کہ جو کچھ [illegible] کیا بہت بجا کیا [illegible] لفظوں میں یوں سمجھو کہ روسی جنرل نے انگریزی ماہیگیروں کے [illegible]

دیکھ لو دکھا لو لگا لو لگوا لو

یہ تو گو نہیں ظاہر ہو چکا ہے کہ خضاب زینت شباب [illegible] کی جودت طبع کا نمونہ ہے جہاں اور ہندوستان میں بہت سے خضاب بنے ہیں مگر سب کی شیشیوں میں [illegible] کا عرق بھرا ہوا ہے [illegible] نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ [illegible]

لاکھہ طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

ہماری گورنمنٹ کو اچھی طرح اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ ہمارے بہادر سپاہی سرحدی وحشیوں کا کسی طرح علاج نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب ہم انکی وحشت کو دور کرنے کے لئے توپیں لیکر چڑھتے ہیں تو یہ چپ ہو جاتے ہیں مگر جہاں ادہر سے ہمارے سپاہی ہٹے اور ادہر انہوں نے بدتمیزی شروع کی۔ لگاتار ماہ ایک آدھ واردات کرتے رہتے ہیں۔ یہ تو ممکن نہیں کہ ہمیشہ ہماری فوج انہی کی گوشمالی کے لئے مستعد رہے اور یہ ہیں خانہ بدوش جس پہاڑی میں پناہ ملیگی چھپے رہیں گے اور ہماری طرف سے ذرا بھی غفلت ہوئی اور انکی وحشت زور کر گئی۔ اسلئے کوئی ایسا علاج کرنا چاہیئے کہ انکی وحشت ہمیشہ کے لئے دفع ہو جائے۔ بہت سوچ بچار کے بعد گورنمنٹ کے دماغ میں یہ بات حلول کر گئی کہ جبتک انکی جہالت دور نہ ہوگی یہ کسیطرح آدمیت کے جامہ میں نہیں آسکتے۔ اسلئے سب سے بہتر ترکیب ہے کہ انمیں تعلیم کی روشنی اور شائستگی پھیلائی جائے تاکہ ہندوستانیوں کے مانند وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں کہ وہ بھی ہندوستانیوں کی طرح انمیں بھی خوشامد کا مادہ پیدا ہو جائے۔ اور ہمارا ہی گیت گاتے رہیں۔ سنا جاتا ہے کہ اس غرض سے گورنمنٹ نے لنڈی کوتل اور پیواڑ میں سررشتہ تعلیم کے مدارس کے اجرا کا حکم صادر کیا ہے۔ علاوہ [illegible] میں بھی ایک مدرسہ قائم ہوگا۔ ممکن ہے کہ گورنمنٹ کی اس تدبیر میں کامیابی ہو۔ اور جسطرح نئی تعلیم نے ہندوستانیوں کو نامرد بنا دیا ہے ویسی ہی اثر سرحدیوں پر بھی ہو۔ مگر ہمیں اسکا یقین نہیں ہے کیونکہ خدا داد نگر تو نہ میں وحشت بڑھی ہوگی پر وہ بھلا جدید تعلیم سے کیا دور ہو سکتی ہے۔

خاصا بہانہ ہاتھ لگ گیا

دول یورپ کی آنکھ یوں تو مدت سے چین پر ہے اور ایک دفعہ سب نے اکٹھا ہوکر حملہ بھی کر دیا تھا مگر چین کی خوشقسمتی سے دول یورپ کے باہمی تنازع نے اوسوقت تو اس بلا کو ٹال دیا مگر پھر بھی وہ موقعہ کی تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اب جو روس اور جاپان میں جنگ چھڑ گئی تو چین پر خواہ مخواہ یہ الزام دھرا جاتا ہے کہ جاپانیوں کو وہ مدد دے رہا ہے اور سلطنتوں کے باہمی قوانین کے خلاف ورزی کر رہا ہے۔ روس نے تو اسکی شکایت میں ایک بہت بڑا نوٹ دول یورپ کے آگے پیش بھی کر دیا۔ اور گو چینیوں نے ان شکایتوں کی تردید کی ہے مگر دول یورپ کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ واشنگٹن کے مدبرین یہ کہتے ہیں کہ اسوقت چین کو دبائے رکھنا چاہیئے اور اگر جنگ جاپان و روس میں مداخلت کرنے سے باز نہ آوے اور اسے اسمیں کامیابی ہوگئی تو اس گرما گرمی میں پر نکل آئیں گے اور یورپینوں کا تخم بھی چین میں باقی نہ رہنے دیں گے۔ امریکن سکرٹری مسٹر ہے نے دول یورپ کو اسطرف متوجہ کر دیا ہے۔ روس کو جب معلوم ہوا کہ اسی بہانہ یورپین طاقتیں میری مدد کرینگی تو اوسنے امریکن گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اوسنے چین کی مداخلت بیجا کی طرف دول عظام کی توجہ مبذول کرائی۔ اور ہمیں یہ تو اچھی طرح یقین ہے کہ یورپین طاقتیں بہانہ ڈھونڈھ رہی ہیں۔ اس موقعہ کو وہ ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دینگی۔ اور ضرور بیچ میں کود پڑیں گی۔ اور ہم تو جانتے ہیں کہ اگر ایسا ہوگیا تو پھر چین کی خیریت نہیں۔

مفت میں بدنامی حاصل کی

جاپانیوں نے گو پورٹ آرتھر پر فتح حاصل کی اور روسیوں کو بڑی بیحیائی کے ساتھ اتباع قبول کرنی پڑی مگر چونکہ محصورین نے پورے آٹھ ماہ تک محاصرہ کی سخت تکلیفیں جھیلیں اسوجہ سے لوگوں کی نظروں میں اونہیں کوئی ذلت نہیں ہوئی۔ ہر سلطنت نے اونکی بہادری اور استقلال کی داد دی اور جنرل سٹیسل کو باوجود ناکامی کے بھی کئی جگہ سے تمغے عطا ہوئے۔ سب روسی گورنمنٹ کی بد انتظامی پر الزام دھرتے ہیں کہ ایسے بہادر جنرل کو فقط گورنمنٹ کی غفلت سے یہ ذلت اوٹھانی پڑی۔ یہ معلوم نہ تھا کہ اسی جنرل کی بزدلی سے روسیوں کے دامن عزت پر ہمیشہ کے لئے بدنامی کا داغ لگ گیا۔ اسکی بجائے کوئی اور جنرل ہوتا تو جاپانی اپنی فتح کی خوشی میں آسمان سر پر نہ اوٹھا سکتے۔ جب جاپانی شہر میں داخل ہوگئے تو اونہیں بڑی حیرت ہوئی کہ یہاں تو ابتک بافراط سامان جنگ موجود ہے اور قلعہ اتنا مستحکم ہے کہ اگر آٹھ مہینے بھی اگر یہ استقلال سے کام لیتے تو ہم اسپر کسیطرح فتح حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ سپاہیوں کی زبانی معلوم ہوا کہ بہت صرف یہ بزدل جنرل ہار گیا۔ ورنہ تمام سپاہی اتباع کے سخت مخالف تھے۔ انھوں نے بہت کچھ کہا کہ اسمیں ہماری بڑی بدنامی ہے اور ابتک ہم میں بہت کچھ طاقت باقی ہے۔ کچھ روز اور صبر کریں۔ شاید مدد پہنچ جائے۔ مگر جنرل نے ایک نمانی اور اپنی ہٹ پر اڑا رہا۔ آخرش بڑی کم بختی سے اتباع قبول کر لی۔

کرزنجی کیسے بھی لٹکے لگے

جب سے حضور لارڈ ولینگڈن صاحب بہادر بمبئی میں تشریف لائے ہیں انہوں نے کوئی کارروائی ہماری نگاہ سے نہیں گذری مگر ناشاد اب بنگال ہیں کراچی میں دورہ پر تشریف لیگئے تھے تو کچھ آؤ بھگت ہوئی۔ اور ہر پارٹی کی طرف سے سپاسنامے دیئے گئے یہاں کے مسلمانوں نے بھی انہیں ایک جلسہ میں مدعو کیا اور آپکے مسلمانوں کی علمی حالت پر توجہ دلاکر بیان کیا کہ سرکاری محکموں میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہے اور امید ظاہر کی کہ گورنمنٹ اونکی ضرور رعایت کرے گی۔ مگر لارڈ صاحب نے پہلے پر ہاتھ دہرنے ہی نہیں دیا۔ گورنمنٹ کی مدت کی پالیسی پر پانی پھیر دیا اور بیان فرمایا کہ کسی قسم کی رعایت کی امید نہیں کرنا چاہیے۔ سرکاری محکموں میں اگر مسلمانوں کی تعداد کم ہے تو اوسکی وجہ یہی ہے کہ مسلمان اس قابل ہی نہیں ہیں۔ وہ قابلیت تو پیدا کرلیں پھر ملازمت کی کوئی کمی نہیں ہے سبحان اللہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کونسل کے سینئر ممبر آنریبل مسٹر [illegible] نے آپکو یہ سبق سکھلایا ہے کیونکہ انجمن اسلام بمبئی کے ایک سالانہ جلسہ میں [illegible] صاحب ڈائننگ گورنری کے ایام میں یہی کہا تھا کہ مسلمانوں کو کسی قسم کی رعایت کی امید نہیں رکھنا چاہیے بلکہ قابلیت کے مطابق حق انکی قدر ہوگی۔

لاٹ صاحب نے تو ان سے بھی ایک قدم آگے رکھا۔ اون کی نظروں میں تو قابل مسلمانوں کا وجود ہی نہیں ہے افسوس مسلمانوں کی بدقسمتی!

ابھی یورپ کے شاگرد نہیں ہوئے

جاپانیوں کی نسبت سبکا یہی خیال ہے کہ تھوڑی ہی مدت میں اونہوں نے جو اعلیٰ کمال پیدا کرلیا اوسکی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے مدبر دماغ جاپانیوں نے یورپ میں جاکر تعلیم حاصل کی اور اوسی تعلیم کو جاپان میں پھیلا دیا۔ اس خیال کی صداقت میں کوئی کلام نہیں۔ صنعت و حرفت سے لیکر آلات جنگ میں بھی یورپ سے سبق حاصل کرکے اعلیٰ درجہ کی ترقی حاصل کی۔ یہ سب کچھ سہی مگر ہم تو یہ کہیں گے کہ ابتک انہیں یورپ سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ جنگ روس و جاپان میں اونہوں نے جو کچھ کارروائیاں کیں وہ اونکی جہالت پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ یورپ میں بہادر مکر و فریب سے جتنا کام نکالتے ہیں وہ بہادری سے ہرگز نہیں نکل سکتا۔ آئیں تو خیر جاپانی رفتہ رفتہ مشق کرلیں گے مگر سب سے بڑا نقص جو اون میں باقی رہ گیا ہے وہ یہ ہے کہ سارے یورپ پر تو روس کی دہاک بیٹھ گئی ہے اوس کے نام ہی سے سب کانپ اوٹھتے ہیں مگر بیوقوف جاپانیوں میں یہ بات نہیں ہے۔ گو روس کے آگے بمقابلہ دول یورپ کے جاپان کی کوئی حیثیت نہیں مگر سب تو اوس سے ڈرتے ہیں اور جاپان نے چھیڑ ہی دیا۔ نتیجہ تو خیر کچھ بھی ہو مگر جاپانیوں نے شاگردی کا نقص ظاہر کیا۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ جاپانیوں کو ابھی یورپ والوں سے بہت کچھ حاصل کرنا باقی ہے۔ اور شاگرد رشید کہلانے کے ابھی مستحق نہیں کیونکہ جیسے سارا یورپ روس سے ڈرتا ہے جاپان نہیں ڈرتا۔

کھلا

اسمیں کوئی شک نہیں کہ لارڈ کرزن ہز گرگ باران دیدہ ہیں ایسی تدبیریں مشرق کے بھیجہ سے اوتارتے ہیں کہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے۔ کابل میں آپنے جو مشن روانہ کیا اوس کے متعلق یاروں میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کہ آخر اس مشن سے کرزن جی کی کیا غرض ہے۔ اب جاکر اسکا حال معلوم ہوگیا کہ امیر حبیب اللہ خان صاحب گورنمنٹ برطانیہ سے روٹھے ہوئے معلوم ہوتے تھے اسلئے اونہیں منانے کی فکر ہے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب امیر مرحوم انتقال فرماگئے ہیں اوسوقت سے امیر صاحب نے برٹش وظیفہ لینا موقوف کردیا تھا۔ حضور کرزن بہادر حیران تھے کہ آخر اسکی کیا وجہ ہے مگر چونکہ سرکاری خزانہ میں اوتنی بچت ہوتی تھی اسلئے ذرہ چپ ہو رہے مگر جب روس نے پھر ہندوستان پر حملہ کرنے کی دھمکی دی تو اونہیں خیال آگیا کہ لارڈ ڈفرین نے یہ وظیفہ اسی غرض سے جاری کردیا تھا کہ کابل شیر روسیوں کو قدم آگے نہ بڑھانے دیں۔ اب جو امیر حبیب اللہ خان وظیفہ لینے سے انکار کرتے ہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ روس کے لئے رستہ صاف ہوجائے۔ اور چونکہ ایشیا میں روس کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے اسلئے اودھر سے اور آسانی ہوگی۔ لہذا اب امیر صاحب کو منانے کے واسطے مشن روانہ کردیا ہے۔ اب یہ نہیں معلوم کہ امیر صاحب نے وظیفہ لینے سے انکار کیوں کیا تھا۔ شاید انکی یہ غرض ہو کہ اس زمانہ میں روس کو روکنے کے لئے اتنا وظیفہ کافی نہ ہوسکیگا

وائسرائے بہادر جھوٹے ہیں

یہ تو گذشتہ ہفتہ ہم لکھ چکے ہیں کہ مسٹر بنرجی کانگریس کے پریزیڈنٹ ہندوستان پر یزیڈنٹ کانگریس بڑے جوش و خروش سے کلکتہ پہنچے جب کہ وائسرائے بہادر پٹنہ میں یا ٹرپڑ میں مگر کانگریس کی تمام واویلا اور ریزولیوشن نوحہ ہیں وہ بین ہوں گے۔ ان کو اپنی کامیابی پر بڑا زعم تھا۔ کیونکہ ایک تو پریزیڈنٹ ممبر دوسرے تمام سیدنجت کانگریس کے وکیل مگر یہ خبر نہ تھی کہ یہ قسمت رنگ کی طرفداری ہمیشہ بہادر کیا کرتی ہے۔ چنانچہ وہی ہوا کہ وائسرائے بہادر نے درخواست ملاقات کے جواب میں کہہ دیا ابھی بیٹھو بھی اپنا کام کرو۔ دست بدست کی کسی ادب سے ٹھہرانا ہم بڑے عجیب نہیں ہو سکا کام کریں۔ ہم سے پہلے کسی وائسرائے نے یہ حرکت نہیں کی۔ اور نہ ہم سے کبھی ایسی حرکت سرزد ہوئی۔ پھر ہم کیسے دست بدست کی کارروائی کو جائز رکھ سکتے ہیں۔ اس جواب کی بابت امرت بازار پترکا اور دوسرے بنگالی اخبارات لکھتے ہیں کہ جھوٹ سراسر جھوٹ۔ لارڈ ڈفرن بہادر نے کانگریس کی روئداد براہ راست دست بدست لی ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ لارڈ ڈفرن بہادر جب رعایائے ہند کے وکیل سے تسلی آمیز برتاؤ کر چکے ہیں تو کیا لارڈ کرزن بہادر کو یہ معلوم نہ تھا یا ہم تو سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بے خبر ہوں۔ پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بنگالی اخبارات کے نزدیک **وائسرائے بہادر جھوٹے ہیں** ہم تو ایسے اولوالعزم وائسرائے پر اس قسم کا الزام نہیں لگا سکتے۔ گذشتہ ہفتہ بنگالی اخبار کی تحقیقات کو مانتے تو دماغ لگا دیا تھا

فال بد بحال بد ہمی آرد

آجکل روس کی قسمت نے ایسا پلٹا کھایا ہے کہ جو کام شروع کیا جاتا ہے اس میں پسپائی ہی ہوتی ہے بڑی خوشی کے ساتھ سامان جنگ کی تیاریاں ہوتی ہیں اور ہر تیاری پر دھوم منائی جاتی ہے مگر ایک آدھ بات ایسی پڑ جاتی ہے کہ جنگ میں بھنگ ہو جاتا ہے اور کمزور طبیعتیں کانپ اٹھتی ہیں چنانچہ جب جنگی جہاز تیار مکمل ہو چکا تو چونکہ اسکے مفید ثابت ہونے پر گورنمنٹ کو پورا یقین تھا اور اس کے علاوہ رعایا کو خوش کرنا بھی منظور تھا اسلئے اس کی تکمیل کی اطلاع کے طور پر ایک توپ سر کی گئی مگر بدقسمتی سے توپ میں بارود کے ساتھ گولہ بھی بھر دیا گیا۔ خیال تو یہ تھا کہ خوب دھماکا ہو کر لوگ اس خبر سے محظوظ ہوں گے مگر خدا کی قدرت کہ گولہ بڑے زناٹے کے ساتھ عین شاہی محل پر جا پڑا۔ اور شاہی محل کی خاص اس کمرہ کی کھڑکیاں توڑ دیں جہاں زار روس خود آرام فرماتے تھے۔ اس واقعہ نے سب کے دلوں میں سناٹا پیدا کر دیا ہر شخص کی زبان سے یہی نکلا کہ فال اچھی نہیں ہے اور یہی گویا ہے شاہی محل کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ اسکی یہی تاویل ہو سکتی ہے کہ روسیوں کے باہمی نزاع ہی سے اس سلطنت کا خاتمہ ہوگا چونکہ یہ مثل مشہور ہے کہ فال بد بکار در حال بد۔ اس لئے یہ بد شگونی کہیں اپنا عمل نہ کر جائے۔ مگر خیر یہ بھی غنیمت ہوا کہ زار روس اس وقت لیٹے کمرے میں تھے۔ ورنہ اس فال پر کامل ثبوت اسی وقت مل جاتا۔

کانگریس و وائسرائے کا تفر

یہ بات ایک بیدار مغز حکمران کے لئے واقعی بڑی معیوب ہے کہ کبھی مثلاً ایک فیشن کی دو پارٹیاں ہوں اور ایک سے ایک کا مان رکھا جائے اور ایک کو دھتا بتائی جائے چنانچہ حضور وائسرائے بہادر پارٹیوں کے وکیلوں نے ملاقات کی درخواست کی تھی ایک مسٹر بنرجی کانگریس اور ایک یورپین مائنرز کا ڈیپوٹیشن۔ پہلے صاحب کو حضور وائسرائے نے دھتا بتائی اور دوسرے صاحبان سے معمولی ملاقات ہی نہیں بلکہ خود انکو دعوت دی۔ اور یہ فرمایا کہ آپ لوگوں نے جو میری دعوت قبول کی ہے گویا آپ نے میری بہت بڑی عزت کی۔ اس گروہ کی بابت اگر کہا جائے کہ پبلک معاملات سے ان کو کوئی تعلق نہ تھا اسوجہ سے لارڈ کرزن نے ملاقات میں پس و پیش نہیں کی۔ یہ سراسر غلط ہے اس گروہ کے ذی وقار میمبر میں بھی آخری ریزولیوشن اس مضمون کا تھا کہ ٹیکس رعایا پر عارضی قائم کیا گیا تھا۔ اب گورنمنٹ کی حالت بہت اچھی ہے۔ اب یہ پنچ کیوں لگا رکھی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وائسرائے بہادر نے پہلے اس درخواست پر غور نہیں کیا ورنہ صورت دیکھنے کے بھی روادار نہ ہوتے۔ اور نیز یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر بنرجی کالی بہادر کالے رنگ کے وکیل تھے اسوجہ سے وہ قابل ملاقات نہ ہوئے اور سپید ڈیپوٹیشن یورپین تاجروں کا تھا۔ اسوجہ سے ملاقات کا فخر بخشا گیا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وائسرائے بہادر زار روس بلکہ ہندوستان پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔

مسیحائی بالائے طاق

مرزا جی قادیانی کی مسیحائی کا بازار ہرگز مندا نہ ہوتا
ٹھنڈا ہو گا کیونکہ اصلی مسیح تو بقول انکے صلیب کی
مصیبت سے جان نہ چھوڑا سکے تھے مگر ڈپٹی صاحب برباد ہو کے
واروں سے صاف بچ نکلے تھے یعنی سچ تو یہ ہے کہ مسیح
علیہ السلام کا کرشمہ آزادی کرنی کیا خدا ثابت کر دے
زکوٰ جب نہیں مسیح معنوی نے اسوقت اپنی
مسیحائی کی آبرو بچانیکے لئے روپیہ اس لئے تھے کہ
خرچ کر ڈالا کہ جیسے جاپان نے پورٹ آرتھر کی فتح
کے لئے دولت کو پانی کی طرح بہا دیا تھا پھر انکی بھی
فتح نہ ہو گئی مگر مسیحا کا دل ہی جانتا ہو گا کہ کیسی
خوشامد کرنی پڑیں اور کیسے اصلی مسیحائی کو دھبے
لگنے پڑے۔ مقبول رہا کہ جسکا منہ دیکھنا ناروا تھا
ما ہوگی۔ وہ کبھی بڑی بیتروں کے ... دیکھنا پڑا۔
اور پھر دولت کی بات کے چھینٹے تو ختم ہوا تو اسپین
انجمن کے پاؤں ڈگمگا گئے ہیں۔ منا باز اپنی
ترغیب کی غلطیاں کس کس کے قدموں میں ڈالنی
پڑیں۔ جب کہیں جا کے جرمانہ کے ادا کرنے سے نجات
ملی ہے۔ معتبر ذریعہ سے ہمکو معلوم ہوا کہ کسی سیاست
حاکم کے سامنے مصنوعی مسیح نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اگر
اس مصیبت سے نکل جاؤں گا تو اپنی مسیحائی کو طاق پر
رکھ دوں گا۔ یعنی یہ اعلان دیدوں گا کہ انگریزوں کا مسیح
سچا ہے اور میں جھوٹا ہوں۔ اس اقرار کی تصحیح اسکی ہوتی
ہے کہ [illegible] نے دیکھا کہ اس اعلان کے بعد
مسیحا کو [illegible] رہنا پڑیگا۔ مسیحیت کی فضیلت و تشریف
لیجائیگی اسلئے مناسب ہے کہ اور کسی سوانگ پھرنا چاہیے
چنانچہ انہوں نے اپنے محدث ہونیکا شوق آوقات
کرا دیا۔ اور مسیحائی کا اعلان بھی کر دیا کہ انگریزوں کے
دنیا میں [illegible] مسیحائی [illegible] تو پھر ہندوستان [illegible]
[illegible] ایسی جادو کی [illegible] نہیں گئی۔

کرزنی مشن کی جے

سردار عنایت اللہ خان بہادر آئے بھی اور چلے بھی گئے
مگر اصل مطلب بھلا کر کیا کچھڑی پکی اور خام ہی اتر گیا
کر دیا ہیں مگر بعد ناچیز تماشہ کا نتیجہ انگلستان [illegible]
لارڈ کرزن بہادر کا ایک مسخرا [illegible] ٹیبل پر بٹھایا گیا اور
سردار عنایت اللہ خان کی روانگی کے بعد وہاں [illegible] کی آ-
کا تماشہ [illegible] گیا۔ یہ باتیں [illegible] لائق ہیں اور [illegible]
کا یقین دلاتی ہیں کہ اس مشن کے لئے لارڈ بہادر نے راز دارانہ
کابل سرکار [illegible] کرزنی پالیسی کا جھنڈا لہرا دینے
چلے [illegible] روس کی خود مختارانہ پالیسی کے موافق اندرونی
اندر [illegible] کرزن [illegible] اسکی نسبت [illegible] نہ کر سکے حال
جو کچھ لیئے ہیں وہ منہ سے نہ کہیں گے تو اشاروں ہی
اشاروں میں مطلب اڑا دینگے اور ان معاملات کے متعلق
تو چنداں اشارہ کنایہ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ ہر معاملہ
زبان حال سے پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ ہم گڑبڑے
زیر رفتار آئے ہیں۔ خدا خیر کرے مشن جو کابل کی طرف
دھکیل گیا ہے اسکی کامیابی کی بابت بڑے زور شور
سے یہ مژدہ اپنے رنگ ڈھنگ سے سنایا جا رہا ہے کہ
گورنمنٹ کا اقبال، گورنمنٹ کی شان شوکت سب پر
جھلکی ہے۔ امیر حبیب اللہ خان نے کان دبا کے شرطیں [illegible]
کو تسلیم کر لیا اور [illegible] کہہ دیا کہ ہم شرط تسلیم کرتے ہیں
جو منزل پار میں آئے ہیں پہلے تو اقرار کر لیا کہ انکو
رکھا گیا کیونکہ کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی کہ کیا کیا نامہ و پیام ہوئے
بری گزر [illegible] سینہ ٹھونک ٹھونک کے اعتراض کا اظہار کیا جا
رہا ہے۔ ادھر یہ خبر تار دے دیکے کامیابی پر فخر کیا جاتا
ہے۔ مگر واقعی کامیابی گورنمنٹ کے قدم بقدم نثار ہو گئی ہو تو ہمارا
سر [illegible] کیلئے [illegible] سنا جاتا ہے کہ [illegible]
[illegible] کابل [illegible] کر کابل کے [illegible]
[illegible] انگریزی [illegible]
[illegible] کرزن بہادر [illegible]

کالے بزدل ہیں

کالا رنگ لاکھ گورنمنٹ پر نثار ہوں اور اسکی خیرخواہی کا دم
بھرا ہو پانی ایک کر دیں مگر بیرنگ بخت سرکاری قوم کے مزاج
خواہ انکا اعتبار ہو سکتا ہے اور نہ ویسے بہادر بیچ جنکی
میں جگر دار [illegible] دیسی فوج اپنا بہادری کا ایسا ثبوت دے چکی ہو
کہ بڑے بڑے یورپین بہادروں دانتوں میں انگلی دبا کے
بیٹھ گئے۔ خود انگریزی اخبارات اسکے معترف ہوئے۔ کہ
جنوبی افریقہ میں اس فوج نے وہ شجاعت کی داد دی کہ
انگریزوں کو کیا یوروپ کو دریائے حیرت میں غرق کر دیا۔ سرحد
گزشتہ [illegible] میں گورہ فوجیں تو ہتھیار ڈال دی تھیں مگر
دیسی فوجیں ایسا ہاتھ لگایا کہ سرحدی وحشیوں کے چھکے
چھوٹ گئے۔ چنانچہ اس وقت کی کارگزاری گورنمنٹ نے
بہت بڑی قدردانی فرمائی اور انگریزی اخبارات نے بھی
داد دی مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی خاص موقعہ پر
انگریزی اخبارات دیسی فوج پر کیوں اعتبار نہیں کرتے
جب کوئی معرکہ کا موقعہ ہوتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ
گورہ قوم ہی [illegible] ہے [illegible]
دیسی لوگ نکمے ٹھیکرے ہیں گئے۔ اور گورنمنٹ کی آبرو
گیا اور اسکی آبرو کے ساتھ اسکا ملک بھی کھو دینگے
چنانچہ کئی ولایتی اخبارات نے دیسی فوجکی بابت حال ہی
میں لکھا ہے کہ روس کے مقابلہ میں یہ ہرگز نہیں ٹھہر
سکیگی۔ اگر گورنمنٹ کو ہندوستان روس کے حملے سے
بچانا ہے تو فوراً یورپین فوجکا اضافہ کرے گورا کیسا
ہی ڈبلا پتلا، لاغر مریل گورا ہو۔ پرواہ نہیں
رعب و داب شان و شوکت شجاعت صورت میں کالا
لوگ سے افضل ہے۔ روسی فوجکے مقابلہ میں وہی
ٹھہر سکتا ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ بہت جلد یورپین
فوجکا اضافہ کرکے سرحدی ناکہ بندی پر زور ڈالدے۔
اسی معاملہ کے متعلق ایسا سنا گیا ہے کہ ہندوستان کے نام کو
بہت سی گورہ فوج بھیجا دیجائیگی اور اسکو تعداد ہندوستانی فوج [illegible]

[illegible] مفصل ہم آئندہ درج کرینگے۔

معرکہ آرائی

جاپان کی سج

بلے بلے چپٹی ناک والا یار جاپان۔ تیری ہی قسمت کا ستم کمان نہ جلے۔ آخر ناک بچڑکے پورٹ آرتھر پر قبضہ کر ہی لیا۔ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ لنگڑی سو بھی گھوڑا چڑھتا ہے۔ اسکا مصداق جاپان پورا ایسا جسپان ہو گیا ہے کہ نوچے نوچنے نہین چھٹتا ہے پر بچارے روس اپنی شجاعت و بہادری پر بڑا گھمنڈ کرتے تھے۔ مگر جب ہاروں سے دو دو ہاتھ کی ٹھہر گئی تو سب چوکڑی بھول گئے۔ بار بار ہماری بھولی بھالی گورنمنٹ کو اپنی گیدڑ بھبکیون سے ڈرایا کرتے تھے۔ اور مرتع موقعہ پر اپنے واوٴن گھات بھی نہ چوکتے تھے مگر ہماری دریا دل دیدہ بار گورنمنٹ کبھی انکی شرارتون کو دھیان مین نہ لاتی تھی۔ کیونکہ کمینون سے منہ لگانا بھی شرافت مین داغ لگتا ہے۔ کیسے کیسے مکر و فریب کے جال ہندوستان مین گھسنے کے لئے پھیلائے مگر نو بہ ہماری گورنمنٹ بھی انکی پالیسیون کو خوب سمجھتی ہے۔ بقول شخصیکہ میری بلی اور مجھی کو میاؤن۔ ایک تو ہماری گورنمنٹ ہی پالیسی کی لعنت کر گھول کر پئے بیٹھی ہے۔ بھلا وہ کب انکے دام تزویر مین پھنسنے والی ہے مگر وہ سب زیرکی و عیاری کے اتنی کرشمالی نہین کرتی۔ صرف ناوک سمجھ کر جھکو رجھاتی ہے۔ مگر اب بچا کو اپنی گھمنڈ کی قدر عافیت معلوم ہو گئی۔ روسیون نے خیال کیا تھا کہ جاپانیون کو اپنی داڑھ کے نیچے رکھ کے چبا کر ایک ہی لقمہ بنالونگا مگر جب وہ وقت آن پڑا تو جاپانی بالکل لوہے کے گولے ثابت ہوئے کہ اگر انکو نگلتے ہین تو پیٹ

ہی حلق مین پھنستے ہین۔ اور بغیر آب و دواد کے ٹیڑوا اور بن گئے مگر بچیالی کا بھلا ہو شکست پر شکست کھاتے چلا جاتا ہے۔ عینہ با شریف بر گلت ہوئی جار ہی ہے لیکن وہ اپنی ہٹ سے باز نہیں آتا ہے۔ ایک تو پورٹ آرتھر کا دیسا ہی قلعہ مستحکم تھا اور دوسرے طرہ یہ کہ قبل سے روسی قابض بھی تھے۔ ہر طرح پڑی بناچکے تھے مگر جاپانیون نے سیپون کو مارکے بلیتھین نکال دیا اور کھڑے کھڑے پورٹ آرتھر کو چھین لیا۔ جسوقت جاپانی قلعہ کے اندر داخل ہوئے تو اسوقت روسی افسرون سے سپاہ تک ان کے آگے اپنا ہتھیار رکھدیا اور جان کی امان چاہی اور جاپانی افسرون کو زخمیون کا اسپتال لیجا کر ملاحظہ کرایا۔ بسبب آپکے گردن کے سپتال پاش پاش اور گیا ہے اور قریب پانچ ہزار کے مجروح سڑ کو نہرا اور ڈیوار دن کے نیچے موت کی ساعت گھڑیان گن رہے ہین۔ جن کے زخمون سے ایسی سڑی ہوئی بو آرہی ہے کہ ناک مین دم آگیا ہے۔ جاپانیون نے از راہ دلاوری و رحمدلی کے روسی افسرون کو معہ زخمیون کے اپنی قید سے آزاد کردیا۔ اور سپاہیون کو بھی ٹھنڈا کر جاپان کی راہ دکھلادی۔ جاپانیون نے دیکھا کہ روسیون نے تو پیٹھ دکھادی اب بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہی غنیمت ہے۔ بس ایکبارگی لوٹ کھسوٹ کرنا شروع کردیا۔ اور روسی جہازون کو جو کنارے پر ہر لمحہ لنگر ڈالے ہوئے تھے گولون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ بیچارے روسی افسرون نے ذرا لال ناک کو نیچے پیٹھ بنا لئے۔ دم دبا کر لنگوٹی سنبھال بھگے وہان سے پار ہوگئے۔ ابتو روس جو روس کی ضرور یہ بھی چونک گئی ہوگی کہ جیسے کو تیسے

بندگان خدا کا خون بہایا۔ طمع کے چیلے ٹوکرے سینے۔ کروڑون روپیون کے خون ہوگئے تمام دنیا مین نکھٹو مشہور ہوا۔ مگر وہی حاصل نہین ہوا۔ بیچارے روس کی اسوقت عجیب مخمصہ مین جان پھنسی ہوئی ہے۔ اگر جاپان سے صلح کر لیتا ہے تو تمام ملک مین ناک کٹائی ہوتی ہو اور اگر لڑتا ہے۔ تو مفت مین بیچارے سپاہ جہنم واصل ہونے ہین کیونکہ روس پر یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی کہ جاپانیون سے بازی لیجانا نہایت ٹیڑھی کھیر ہے مگر جب لڑائی چھڑ گئی تو لڑتے چلو۔ چاہے کٹیں یا مرین مگر بیچی بہادری پر بزدلی کا داغ نہ لگے۔ جسکی ابتدا ہے تو انتہا ضرور ہی ہوگی۔ اب دیکھئے اسکا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ میرے خیال ناقص مین تو یہی آتا ہے کہ اس لڑائی سے اگر بھی دنیا دھار جنگ ہوئی۔ جہان تک تو ان چھین شہادت سے رہی ہین کہ کبھی افیمیون کی زمین نے اسقدر خلق اللہ کا خون نہین چاٹا تھا۔ اب اسکی یکسر نکالی رہی ہے۔ کیونکہ قیامت قریب ہے پھر ایسا موقع البتہ نہ آئیگا۔

مراقمہ سید اصغر علی قمر۔ محلہ پیرجی شہر بھاگلپور

پھر ایاز مرمولن تیری سر مرا ایل
خفا ہو تو کہون خوشنوائی مشکل ہو

مرغوں کی ہانگ ہوا ایک ہوانگ مسٹر اوٹ پٹانگ میان بسلسلہ بسم ضبط۔ ای جناب آپ کون صاحب ہیں سمجھ بھی ہین جو صبح شام بندگی سلام مجھے اوٹ پٹانگ کہتے کہین آپ ہانگ کانگ سے تو نہین تشریف لارہے ہین۔ تمہین کیا ہم کہین سے آرہے ہین خیر بچا پانچ باتین زہر ہنا تا اسوقت سینہ

مزدوری باتیں کرتی ہیں۔ زیست و [illegible]
مدلل تحریر صاحب تو؟ جلی بیلی طعنہ دیا
جیسے ہمارے منشی صاحب کا یہ حال ہے کہ جب یہ لکھنے
بیٹھتے ہیں تو ادھر ادھر کی باتیں شروع کرتے ہیں۔ دیکھئے
ہم اس مضمون پر ریویو کرتے ہیں جو منشی جی کا لکھا
ہوا ہے مگر یہ سمجھ سے کہ عنوان سے لکھا ہے۔ اچھا
تو شروع ہو جائیے۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہمیں بھی
ایسی کہاوتیں آتی ہیں۔ اسلئے منشی جی نے
بھی اپنے مضمون میں ایک کہاوت ٹھونس
دی۔ ملاحظہ ہو کہاوت اور مضمون میں اس طرح کا ساتھ ہے
جیسا ہیں جیسے زمین سے آسمان۔ اسطرح سے لب
ہیں دو جڑے ہیں جیسے بیر سے خصم۔ آگے چل کر
"ہمیں منہ بھی چڑانے لگے" کس طرح رنگ لا رہی ہیں کہ
ہنسنے بھی آتش کا دیوان دیکھا ہے۔ اچھا جناب
اب آپ جب سے کہئے کس نے منہ چڑایا کس کو
گالیاں دیں۔ یہ تو وہی مثل ہے کہ الٹا چور [illegible]
گالیاں اور تھوکا آسمان کی طرف منہ پر گرے
تو آپ دیں اور الزام لگائیں دوسروں پر
اچھے رہے۔ ابھی منہ چڑانا۔ شاید کبیر الدین
احمد صاحب کی طرف [illegible] ہے کسی انجمن اسلام کو
[illegible] کہ شرارت موجود ہو۔ مگر ایسا ہو تو ہمیں
کیجئے۔ [illegible] ایسا منہ دیا ہے کہ منہ چڑانا ہی [illegible]
خدا کا شکر ہے کہ برٹش کا راج ہے۔ اگر سلطانی
سلطنت ہوتی تو منشی جی اپنے مخالفین کو چاہے
وہ حق پر ہی کیوں نہ ہوں تلوار کے گھاٹ
اتارتے۔ اور پھر یاروں کو بہت تلاش
کرنا پڑتا۔ تجربہ [illegible] ہو جانے کے بعد
ہم [illegible] صاحب ذوق کا شعر لکھتے ہیں۔
"نے ذوق کسی کو [illegible] ہم بھی زبان کرتی
جیسے کم ہیں" اب ذرا دیکھیں خود منشی صاحب
کو کہاں تک استادی کا دعوا ہے۔

آپ قاضی کبیر الدین احمد کو کسی گزشتہ پرچے
میں لکھتے ہیں۔ کہ آدمی کے پیر شدہ تھا۔ پھر تو
فرمائیے حضرت! اسے کیا کہتے ہیں۔ مگر سعدی کا
یہ قول بھی یاد ہے کہ بزرگی بعقل است نہ بسال
میں۔ اسے میاں پنچ تمہیں کو الزام دوں گا
کہ ایسا ہی مضمون تم نے چھاپ کیوں دیا۔
خیر اسے فرخ اور دو آگے فرخ کے بعد منشی جی
ریویو کرتے ہیں۔ کہ اتنی کانگریس کے بابت جو
رسالہ لکھا گیا تھا اگر اسکا ٹرانسلیشن کیا جاتا
تو کانگریس والوں کے حق میں دشنہ فاروقی
کا کام دیتا۔

باخفت کس نے آپکا ہاتھ پکڑا تھا۔ کیوں
ترجمہ نہیں کیا۔ کس لیے ترجمہ نہیں کیا۔ اب ہم
سمجھے۔ شاید قاضی صاحب آپکے ہاں آگئی ہوں
اور سب بزرگوں کے واسطے دیکر اور یہ کہکر
کہ میری گردن نیچی ہو گی۔ آپکو اس امر سے باز
رکھا۔ کیوں ہے نہ یہی بات۔ یا چٹی تو ملی۔
آگے چلکے حیرت ہوتی ہیں۔ اب تو تعزیے ٹھنڈے ہو
گئے۔ اب اگلے برس۔

منشی جی خواہ مخواہ اپنے گھونسا مارو۔ تم سے
کہا کس نے تھا۔ کہ اس رسالہ کا ذکر کرو۔ آٹھ
برس جب لکھتے تب کہتے۔

پھر فرماتے ہیں کہ بھاڑے کے ٹٹوؤں سے کام
لیتے ہوئے خیال آ رہا ہے۔ بھلا یہ تو کہو کس نے
بھاڑے کے ٹٹوؤں سے کام لیا۔ قاضی کبیر الدین
بڑی دور کی کوڑی لائے۔ کیوں نہ ہو۔ ہو بھی
منشی جی!

اچھا فرض کرو کہ بھاڑے کے ٹٹوؤں سے کام لیا
تو تمہیں کیا اگر [illegible] ہو گئے تو ایک دم گدھا
ہی خرید لیا ہو گا۔ پھر وہی فرخ صاحب تخلص
کی ٹانگ لگائی ہے۔ اور اپنے میرے یا مضمون کو

اس شعر پر فخر کیا ہے۔ مینا کو اگر کوئی معشوق بتائے
باحضرت کون معشوق ہے۔ [illegible] پیتے ہیں جگر [illegible]
کرتے ہیں یا قاضی کبیر الدین احمد صاحب۔ جب قاضی
کبیر الدین احمد کے مدلل مضمون کا جواب نہ بن پڑا تو
لگے گالیاں دینے۔ ہمیں خوف ہے کہ کہیں آپ انہیں
بھی نہ پڑھانے لگیں تو آپکا شعر آپ ہی پر پلٹ پڑے۔
اچھا میاں پنچ اب جاتے ہیں۔ اس مطلب کی
دو باتیں ذکر کرلیں۔ سنو میاں فرخ اول تو
ہم ہی کیا کم ہیں ایسی کہیں کہ دھوتی ڈھیلی ہو [illegible]
ہاں تو سنو فرخ! اگر ضرورت پڑی تو ہم بھی بھاڑے
کے ٹٹوؤں سے کام لیں گے۔ ہاں فرخ صاحب
اگر خدانخواستہ بھاڑے کے ٹٹو نہ ملے۔ تو
فرخ صاحب آپ ہی بھاڑے کے ٹٹو بن جانا۔ سنا فرخ
صاحب! [illegible] صاحب تو تعالیٰ کے بیگن ہیں۔
سنا بیٹا فرخ! جس وقت کانگریس کا نام آتا ہے
تو مجھے فرخ صاحب میاں [illegible] سرسید مرحوم
کے مقلد بنتے ہیں یہ تو خیال میں آیا جناب فرخ
صاحب اگر کانفرنس کا ذکر آتا ہے۔ ہاں سنئے
جب فرخ صاحب! تو منشی جی نواب [illegible] نصر اللہ
خان کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ دھیان میں
آیا فرخ صاحب جنگی کانفرنس کو دو دو تین
چار برس تو ہاں حضرت فرخ صاحب قائم
ہو [illegible] فرخ صاحب ہوئے اور [illegible] سید اور
اسکی کانفرنس کی مخالفت میں [illegible] بیٹھے
تو خیر فرخ صاحب۔ خدا حافظ۔

بقلم شوخ رقم [illegible]

وحشیانہ جوانمردی

حضرت مولانا [illegible] آپکا [illegible] البیلا بانکا [illegible]
نامہ نگار صرف اپنے شہر کی خیر و خبر [illegible]
نہیں بیٹھا رہتا ہے بلکہ اسکے [illegible]

ہر وقت ادھر ہر گھر سے ڈیلی رپورٹ لیتے رہتے ہیں
وقوعہ کے بیشتر ہی واردات کو خبر کی رسید پہنچائی
ہے مدعا یہ کہ جناب بھی دیکھنے کے ساتھ قلم کو جولان
کر کے ذاتی چشم نظر کر دیا کرتے ہیں۔ چاہے خبر جھوٹ
ہی ثابت کیوں نہ ہو خود بدولت اس خفت کو ذرا دھیان
میں نہیں لاتے۔ کیونکہ بندہ درگاہ کو اپنی خبر خواہی
سے مطلب ہے۔ خیر جو شہر یا سچ جھکو ہر بہتہ پہنچے
بہادر کے بہروپے سے کام ہے۔ آگرہ آباد کا ایک
جاسوس ذریعہ کرایہ کے ٹٹو سوار کے تار دیتا
ہے کہ ہمارے سردار عنایت اللہ خان کی اسپیشل
ٹرین جب آگرہ آباد کے سٹیشن سے پرے ہو رہی
اور گاڑی اپنی پوری رفتار سے جا رہی تھی اوس
وقت حضور سردار صاحب کے جان نثاروں میں
سے ایک شخص گاڑی کی کھڑکی میں سے جھانک
رہا تھا کہ اچانک سے (بالقضا) اوسکی رائفل ہاتھ
سے چھوٹ کر گاڑی سے باہر گر پڑی۔ پہلے تو
اوسنے چاہا کہ دروازہ کھول کر نیچے اوتر جائیں اور
بندوق اوٹھا کر لے آئیں۔ مگر دروازہ و قفل سے
جکڑا ہوا تھا اور سنو خوب گاڑ زور بان کہیں کہ
کسطرح دروازہ ٹوٹ جائے لیکن یہ بہت بیجا
ثابت ہوئی۔ آخر اوس سے برداشت نہ ہو سکا۔
غصہ سے پیل مست ہو گیا۔ اوسکی دلاوری نے
اسباب کی اجازت نہیں دی کہ وہ بزدلی
سے اس نقصان کا پرچہ اوٹھالے۔ فوراً وہ
کھڑکی سے پورے دھڑ کو نکالکر زمین پر دھم
سے کود پڑا۔ ابھی گاڑی چند فرسنگ بھی نہیں
جانے پائی تھی اسکی خبر سردار صاحب تک پہنچ
گئی اوسوقت ہمارے غضنفر نے چند آدمیوں
کو اوس کے انگریزی کے لئے روانہ کیا۔ ابھی
یہ لوگ کچھ دور گئے ہوں گے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ
حضرت سلامت خود ہی تشریف لے آ رہے ہیں
گر سر اور بدن تمام زخموں سے چور ہے اور خون
کا رنگا ہوا سرخ جامہ زیب تن ہے جبکہ یہ شخص
ہمارے حضور سردار عنایت اللہ خان کی حضور میں
لایا گیا تو عرض کیا کہ عالیجاہا! آپکی ہمدردی کا
شکریہ ادا کرتا ہوں مگر آپنے کیوں اپنا حرج
کیا اور کیوں اپنے آدمیوں کو میرے لانیکی تکلیف
دی۔ اگرچہ میرے بدن کی تمام چمڑیں ڈھیلی ہو گئی
ہیں لیکن یہ کسی طرح ممکن تھا کہ آپکے قدموں
سے علیحدہ ہو کر میں یہیں پڑا رہتا۔ میں تو ہاتھ
پاؤں سے گھڑی لپیٹ کر چل ہی پڑا تھا افتاں
و خیزاں کلکتہ پہنچ ہی جاتا۔ یہ سنکر سردار صاحب
ہنس پڑے۔ اور اوسکی ہمت پر آفرین کی۔
اگر دل لگی سنئے۔ بذریعہ ذریعہ تار خبر کے
جو کلکتہ میں ایک فوجی افسر بہادر پر ولایتی
سپاہی کی جانبازی کو دکھاندار اور پھر فوق پرانی
ڈی لپلین سے چل پڑنے کی جو خبر معلوم
ہوئی تو آپکو بھی جوش شجاعت نے جذبہ دلا دیا
اوسوقت گھوڑے پر سوار تھے۔ خدا جانے
کیا حرکت کر بیٹھے کہ گھوڑے نے فوراً ہی طوفان
بے تمیزی برپا کر دیا۔ ایسا جراغ پا ہوا کہ بیچارے
بہادر موم بتی کی طرح پھسل پڑے پیچھو دیکھو
تو بیل میں چل کی ہچل مچگئی۔ چلتی ریل پر
سے چھلانگ مارنا کجا اور جوشیلے غازی صاحب
کی پیٹھ پر سے اوڑنا دھم ہونا کجا۔ افسر
بہادر ایسے ڈھیلے پڑ گئے کہ منہ چھپا کر عدم آباد
میں جا چھپے۔

ہاتف

حضرت مولانا گزٹ

بقلم

مسٹر لے ڈاکٹر۔ قمر جہانگیرپوری

کفر و اسلام کا مقابلہ

جلسہ برخاست کیا گیا۔ حضرت صاحب کا یہ بیان کچھ
اس خوبی اور لطافت کے ساتھ ہوا کہ ہر مذہب کے افراد
شاداں آئے اور خنداں گئے۔ برخلاف کے اپ
ابھی پچھلے ہی ہفتے میں آپ خیال کر چکے ہیں ہمارے
دیانندی بھائی کی متعصبانہ طبیعت نے کشتوں کو دیکھ
کو رڑا دیا۔ ہندو عیسائی مسلمان سبکی دلشکنی
ہوئی بیان یا کچھ کیا تھا بلوا چل رہی تھی معلوم
ہوتا تھا کہ گورستان پر چڑھائی ہے۔ زبان سے جو
نکلی اور لوگوں کو بم کے گولوں کا گمان ہوا۔ انکا
کلام میں شعر اشعار یا شلوک نہیں پڑھے جاتے
بجا حاضرین کو تیر و تفنگ اور برچھی کی انی یا
بھالے کا یقین ہوتا ہے۔ جہاں کہیں اس فرقہ
سے گفتگو کی نوبت آئی یہی نوبت ہوئی جو
قصبہ دیوبند (اعظم گڑھ) مجھیلہ (بجنور) گنوڑ
(نمائش) دہلی میرٹھ مراد آباد پنجاب۔ جہاں
جہاں انسے مقابلہ کی نوبت آئی چراغ گل پگڑی
غائب۔ بھلا ہو ریل اور تار کا مخبر صدی نامہ نگار۔
اور سر پہ پاؤں رکھکر چلتے ہوئے۔
سماجی تعصب ہٹ دھرم۔ سخت ایسی
دلشکن وغیرہ وغیرہ۔ فرض کر تمام صفات رذیلہ
کے وارث کر دئے گئے ہیں مگر مرغی کی ایک ہی
ٹانگ۔ نخوت اور تکبر اور جہالت کی یہ انتہا کہ
دنیا کے تمام مذاہب ایک ہی اشلوک میں پیر کی
نوک پہ اُڑا جائے گو تنہا اور جب باقاعدہ گرفت
کیجاتی ہے تو بوصاحب آگ بگولا ہو کر کرنے چلے
جاتے ہیں۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور تیوریں
تر اوپر سو چڑھ جانے لگتے ہیں۔
مگر برخلاف اُنکے رام سبی کے مصداق کہیں پینٹ
ہندو کفر توڑسانے کے لئے کوئی نہ کوئی بندہ کا منہ

مستند ہو رہا ہے - اور جب کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے
تو بھی اطمینان نہیں ہوتی - کالانعام گھوڑے دوڑانے
لگ جلسے میں دوست خود وہاں خود - نہ بار
خود نہ مرد - اخبار خود - پریس خود - راتوں
رات منشی کے صفحہ کالم کے کالم سیاہ ہو گئے
پھر ہوتے ہی ابھی سیاہی دور کرنے کے لئے
دوڑ دوڑ میں اخبار والے نذر کرنے لگے اور اپنے
گروہ کو تاک کی سلامت کان سے مبارکباد
دینے لگے - فلاں شہر میں فلاں ہزار مسلمانوں
سے نکر رہنے مباحثہ کیا - فلاں مولوی صاحب نے
نہیں بلکہ دو دو مولوی ایک ساتھ
[illegible] مقابلے میں آئے مگر پیغمبری کی قسم
سکو ابھی مسئلہ روح اور مادہ یا جبر و قدر یا
آواگون میں ایسا پچھاڑا کہ گنگا ہو گئے اگر
یہ سلسلہ جاری رہا تو میری پیش بینی کے خیر رہتے
جب مسلمانوں کی ہار ہوئی تو مولوی محمد غوث علی
صاحب نے بسر و چشم آریہ مذہب کو قبول کیا [illegible]
کہ کرنے سے سماجی ہی کا مذہب دن دونی رات
چوگنی ترقی پر ہے [illegible] سے ۱۰ سال بعد دیکھنا
اسلام میں کوئی مولوی فاتحہ پڑھیگا - اور یہ
بھی [illegible] کر رہا ہے جو آج آریہ کے آگے
مولویت چلنے لگی ہوتی ہے -

لے سبحان اللہ کیوں نہیں جناب اپنے منہ
میاں مٹھو - ملک میں ایک مولوی غوث
علی صاحب جنکو ہی [illegible] مولویت کا خطاب
فرمایا یہ دولت کا جامہ پہنایا ہے - حالانکہ خدا
کے فضل سے مولوی صاحب [illegible] ذکر سنن
اور فرائض اور مستحبات کو بھی صاف طور سے
نہیں بتا سکتے [illegible] سے معلوم ہوا ہے کہ
آپ اور ذات کے [illegible] میں - سرجیتے [illegible]
[illegible] کا سبق [illegible]

انگریزی سے ایک ایک آگے بڑھ کر مولوی کہلانے
لگے - مولوی ذکر ہی کے لئے سرگرداں رہے -
جہاں گئے وہیں سے نو کا جواب [illegible] حیران پریشان
ایک اپریشان سے استخارہ کیا - [illegible] مہراج
نے ساتھ ہی گرو کا ذکر کیا مگر بالضرورت کہ آپ
آریہ ورت کی سرٹیفکٹ اپنے پاس رکھئے اور
مولوی کا خطاب اپنے حاصل کیجئے - پھر دیکھئے دنیا
آپکے آگے سر نیوڑھائے پہنچتی ہے دولت کیا
دولتانہ پھیرے گی - بڑے رنگوں نے بڑ بڑ کر
کلام کرکے نام پیدا کیا آپ نام کا نام اور کام
کا کام حاصل کیجئے -

آخرش مرتا کیا کرتا - دنیاوی لالچ نے ایسی
[illegible] ساتھ ساتھ زبان بھی
چاٹ چاٹنے لگی - فورا سے پہلے آپ ہلالی
نام کے آگے مولویت اضافہ کرکے سماجی کہلانے
لگے - اور کہلانا ہی بہتر تھا اسلئے کہ انگریزی کی
بدولت اسلامی تعلیم سے تو یونہی بے بہرہ تھے
دیانندی قواعد [illegible] شروع کیا - افسوس
کیا ہمارے اسلامی گروہ کو اب بھی خیال نہ ہوگا
کہ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے محروم رکھنا
غیر قوموں کے سپرد کر دینا نہیں تو کیا ہے - بخدا
میں [illegible] خود [illegible] ہوں جس سوال کا جواب
اسلام کا ایک [illegible] دیکھتا ہے وہ مولوی غوث علی
صاحب [illegible] آپ [illegible] نہیں دیکھے - اگر [illegible] میں
بجز دنیاوی لالچ کے اور کیا کہا جائے بھائی
مسلمانو - یہ ہے مذہبی تعلیم سے بچوں کو محروم
رکھنے کا نتیجہ - (باقی آئندہ)

ملاحظہ [illegible] قیامت نگار [illegible]
کہیں ریوڑیکا مجمع اور کہیں [illegible] کا جھرمٹ تھا
عجب پرلطف نظارہ نمائش گاہ میں دیکھا
[illegible]

سلام اور ایجاب کا سلسلہ - ہم بھی دیکھ آئے آپ بھی
[illegible] جنوری کے تو پہنا [illegible] آپکا رنگ ڈھنگ ہی
نرالا ہے - کبھی [illegible] اور کبھی [illegible] - نہ فرمایا
نہ خیریت - مجھے باغ اور چراغ کی سیر کرنی تھی
ہاں ہم بھی دیکھ آئے - یار کیا دیکھ آئے - کیا کسی [illegible]
[illegible] والے کا مقبرہ دیکھ آئے - یا کسی [illegible]
[illegible] کا فیشن ناچ دیکھ آئے - نہیں نہیں ہم
دیکھ آئے [illegible] دنگیا دیکھ آئے - کسی [illegible]
[illegible] دیکھ آئے یا کسی ہندو [illegible]
دیکھ آئے - یا روس منحوس یا جاپان [illegible]
دیکھ آئے - جلد کہو ورنہ یہاں سے ایسے [illegible]
ہو جاؤ جیسے ہندوستان سے اتفاق یا مولی
تو [illegible] سے رحم یا دنیا [illegible] سے
کرم یا [illegible] سے [illegible]
یا فورا [illegible] - حضرت آپ ایسے
جلد بگڑ جاتے ہیں جیسے [illegible]
لونڈے - آپ [illegible] گرم [illegible]
بڑھ جاتے [illegible]
نہیں تو مطلب کی سوجھتی ہی نہیں - آپکا [illegible]
یا [illegible] ڈھول [illegible] - اچھا [illegible]
سن ہی ڈالو گے - ہاں ہاں لو پھر کیا - تو [illegible]
پہلے کسی حسین [illegible] - آفت زمانہ [illegible]
ہو نہ زمانے کے [illegible]
اور بعد میں [illegible]
[illegible] کرتے ہوئے ایجاب کی طرف [illegible]
[illegible] جلد کہنا ہو تو کہہ [illegible]
[illegible]
یا دن میں [illegible] چلتے ہو - لو سنو ہم بھی
دیکھ آئے - کیا دیکھ آئے - اور کیسے دیکھ آئے
اور کہاں دیکھ آئے - اور کس طرح دیکھ آئے اور کب
دیکھ آئے - [illegible] آپ آدمی ہو یا [illegible]

گول مٹول پنچ سو گھوڑے تو بے سنپ گھبر اٹھیں ۔ ایک
رونا بجانب علیہ الرحمہ اور قریب آدھ درجن ہم [illegible]
وہم پیالہ سید ہو قبلہ رخ چل ہی دیئے ۔ بس پھر کیا تھا
یہ جا وہ جا نمائش کا گھر یہیں جا پہنچے ۔ اندر
داخل ہوتے ہی آنکھیں کھل گئیں ۔ سودا دور
ہو گیا ۔ دلمین تازگی آگئی ۔ غم نام کو نہ رہا ۔ جدھر
دیکھو ادھر ہندی صنعت ناظرین کے دل پر
پیدا اثر کر رہی تھی ۔ کہیں سنہری روپہری اشیائ
سے بازار کا بازار لال پیلا بنا ہوا ۔ کہیں اندر دکان
کی چھین چان ۔ کہیں بینڈ باجوں کی ٹین ٹان ۔
دو طرفہ برقی لیمپ کی قطار ۔ ہر دکان میں قمقموں
کی بہار ۔ اسپر پری رویان فارس وہ حسینان لندن
و نازنینان ہند کا جوق جوق کھل کھلاتی اور
مسکراتے آنا ۔ ہر قدم قدم پر نئی ادا اور نیا انداز
رکھنا ۔ ستم ڈھا رہا تھا ۔ چند خبطی الحواس ۔
مجنون صفت کی نظارہ سے رال ٹپک پڑیں
اور نیا جدون کا دیکھتے ہی کاسۂ وضو بکنا چور
ہو گیا ۔ اسپر یہ غضب جدہر نظر اوٹھائے رنگ
برنگی جوان سیمتن ۔ نازک بدن ۔ غنچہ دہن کا بھاگنے
والوں کے مقابلے میں سینہ تان تان کر آنا ۔
اور دامن کھسکا کر نازک قدم اوٹھانا ۔
کسی بات پر گلابی رخسارہ پر انگلی کا رکھنا اور لبہائے
رنگین پہ مسکراہٹ کا آجانا ایک قیامت ڈھا رہا
تھا ۔ کیون جی آپکا بھی دل ٹوٹ گیا یا اب
باقی ہے ۔ مسٹر اینجانب تو کیا اگر اسوقت کوئی
ٹھوٹھو زاہد بھی ہوتا تو مریدی کو چھوڑ چھاڑ ۔
جبہ و دستار کو خیرباد کہکر بتون کی پرستش کا
سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتا ۔ جی ہان یہ بات ہے ۔ اچھا
پھر لیجیے اینجانب علیہ الرحمہ بہوش گویا [illegible]
کی سیر کر رہے تھے ۔ وہاں ہر قسم کی دکانیں موجود
تھیں ۔ مگر کئی تھی تو دو تین قوموں کی ۔ افسوس ہے

کہ اگر چند گھنٹون مین اور یہیں پڑا رہا تو [illegible]
بھرا ہو تو وہ بھی آدھ جلیبی کی پہر مزا ہی خراب ہے
آخر بھاگ گئے ہوتے ایک لغریب سرو قد فربہ
ہیرے کی کنی والی ڈھیلا پائجامہ اوڑھنی ہے
دونون محرم راز کو چھپائے ہوئے بازو ون اوٹھائے
آدھمکی ۔ بس عجیب غریب تماشہ میں اینجانب ایسے
بیخود ہو گئے کہ نہ گھر کا خیال رہا نہ خواب گاہ کا ۔ اتنے
میں گھڑی نے گیارہ بجائے اور آواز سنتے ہی دل
سے لوٹنا پڑا ۔ اور بیساختہ زبان سے یہ نکل گیا ۔

ناامید از درگہ شاہ خوبان می روم
آمدہ بودم من اینجا شاد گریان میروم

پر تماشا ہم بھی دیکھ آئے ۔ اوچا گڈ نائٹ ۔

بقـــــــیہ

دلمیں اگر ہوس ہے پریون کے دیکھنے کی
دوڑا ہوا چلا جا کلکتہ ٹکٹ لیکر

مرافـــــــس

دہلی تا کلکتہ جانیکا کرایہ ۔ ۱ ۔ ۳ [illegible]

جاسوسوں کی کرتوت

روٹر بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ گذشتہ مہینہ میں ایک ضابطہ رپورٹ میں ظاہر کیا ہے کہ لیاؤ یانگ کے جنوب و غرب میں جو مقام ہائی ماسہ (?) واقع ہے وہاں گذشتہ جمعہ کو جاپانی سوار فوج نے چار روسی کمپنیوں پر حملہ کر دیا۔ یہ مقام نیو چوانگ میں واقع ہے۔ کامل چار گھنٹہ جنگ جاری رہی۔ آخر میں جاپانی سخت ہزیمت کے ساتھ پسپا ہوگئے۔ جاپانیوں کا بڑا بھاری نقصان ہوا ہے۔

اسی روز دوپہر کے بعد دو ہزار روسی سواروں نے مقام نیو چوانگ پر حملہ کیا۔ اسوقت تو جاپانی رسالہ کی فوج سے پسپا ہوگئے۔ لیکن مزید امداد و اہم ہونے کے بعد جاپانیوں نے روسیوں کو پسپا کر دیا۔ اور تھوڑی دور تک تعاقب کرتے رہے۔

روسی سپاہ کی پلٹنوں نے ۱۲ توپوں اور ایک پیدل پلٹن کے ہمراہ گذشتہ ۷ تاریخ کو ینگکاؤ کے شمالی مقام نیوچوانگ میں جاپانی [illegible] پر حملہ کر دیا تھا۔ لیکن یہاں بھی روسیوں کو سخت ہزیمت حاصل ہوئی تھی۔ اسوقت قریب ۲۰۰ روسی مارے گئے تھے۔ اب جاپانی مدی اور روسیوں کو پسپا اور فرار ہو جانے [illegible] دشمنوں کی ناکہ بندی کر رہے ہیں۔

روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے نیو چانگ [illegible]

تار برقی خبر دیتا ہے کہ نیوچانگ [illegible] روسی [illegible] کے وقت ۲۲ روسی [illegible] ہوگئے [illegible] پر زخمی ہوگئے۔ نیو چانگ کی جنگ میں کل ۱۰۰ روسی مارے گئے تھے۔

جاپانی اخبارات اعتراض آمیز مضامین لکھکر شکایت کرتے ہیں کہ فرانس نے اپنے ماتحتی بندرگاہ [illegible] میں روسی بیڑہ کو زیادہ ایام تک لنگر انداز ہونے کی اجازت دیکر گویا روس کی مدد کی ہے۔

امریکن [illegible] مسٹر ہے نے بذریعہ تار برقی اپنی گورنمنٹ کو روس کے اس نوٹ کی جانب متوجہ کیا ہے جسمیں چین کو موجودہ جنگ سے علیحدہ رہنے کی ہدایت کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ گورنمنٹ چین پر اس نوٹ میں جسقدر الزامات لگائے گئے ہیں۔ اوسپر پورا خیال کریگی۔

کولمبو کی ایک تازہ تار برقی سے معلوم ہوا کہ آجکل جاپان کے سب سے بڑے جنگی کاموں کا بوجھ ان پڑا ہے اور اب جاپان کو بھی کسقدر گرانی محسوس ہو رہی ہے۔

برطانیہ عظمی اور امریکا کی پالیسی پر اعتراض کرکے [illegible] نامی جاپانی اخبار لکھتا ہے کہ جاپان اپنے یہاں کے خزانہ کو نثار کرکے اور اپنے بہادروں کا خون بہا کر منچوریا کے دروازے اون دو دشمنوں کے لیے کھول دیا۔ اور امریکا [illegible] صرف تماشہ دیکھتا ہے اور جس نے ہمارے [illegible] بڑی مالی امداد دی ہے وہ کل منافع کا مزہ لوٹینگے اور ہم نوشتہ ہی دیکھتے رہجائینگے۔

فی الحال اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف پورٹ آرتھر پر قبضہ حاصل کرنے میں جاپان کے ۲ کروڑ روپیہ صرف ہوا۔

پورٹ آرتھر کے کناروں اور قلعوں کی بہادری سے حفاظت کرنے پر فرنچ اخبارات روسی سپاہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور تعجب ظاہر کرتے ہیں کہ باوجود اسقدر حفاظتی اسباب کے جاپانیوں نے ایسے زبردست قلعہ پر کامیابی حاصل کرکے اہل یورپ کو چونکا دیا۔ کیا اب بھی فرانس اور یورپ کی اور گورنمنٹیں [illegible] والے انسان کی آیندہ خطرناک پیشقدمی کا انسداد کرنے پر مستعد نہ ہونگے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک ضابطہ خبر میں ظاہر کیا ہے کہ جنگی جہاز [illegible] کی تکمیل کو پہنچ جانے کی اطلاع ایک توپ سر کرکے دیگئی۔ اسوقت شاہی محل کے قریب اسلحہ خانہ کی ایک توپ میں صرف بارود بھرنے کے علاوہ غلطی سے گولہ بھی [illegible] دیا گیا۔ ایک گونج کی صدا کے ساتھ بڑے تعجب سے دیکھا گیا کہ گولہ اوڑکر شاہی محل پر گرا اور ڈرائنگ روم کی چار کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ اس واقعہ

امپیریل لائبریری کلکتہ کو سید صدر الدین زمیندار بہار نے ... ۳ قلمی کتب دیں۔

پورٹ بلیئر میں ایک برمی قیدی نے سپرنٹنڈنگ افسر تعمیرات کی بیوی صاحبہ کو خنجر بھونک دیا۔ آدھی رات کو کوٹھی میں گھس آیا سوتی ہوئی کا خون کرنا چاہتا تھا۔ مگر پکڑا گیا۔

مدراس کے سرکاری منجم نے مشتری کے گرد گھومنے والا ایک چھٹا سیارہ معلوم کیا۔ اسکی روشنی ۱۴ ویں درجہ کے ستارے اتنی ہے یہ مشتری سے ۵۴ منٹ کے فاصلے پر ہے۔

ریلوے وادی کورم کی پیمائش ماہ فروری میں ختم ہوگی تب جماعت لاہور کو واپس ہوگی۔

خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ کلکتہ میں گورنمنٹ ایران کے سفیر مقرر کئے گئے ہیں اور یہ خبر سرکاری گزٹ میں باضابطہ طور پر شائع ہوگئی ہے

جنرل سٹیوسل ناگاساکی میں پورٹ آرتھر سے وارد ہوئے۔ وہاں کے گورنر اور گارڈ آف آنر نے آپکا خیر مقدم کیا۔

تحصیلات لاہور و چونیاں میں ۱۲۰۰ ایکڑ افتادہ اراضی اگلے مہینے نیلام کرینگے۔

گورنمنٹ نظام میں ۲۸ یورپین افسر ہیں۔ جنکی ماہوار تنخواہ ۳۰۰۰۰ تیس ہزار روپیہ ہے۔

کلکتہ میں گورنمنٹ ہوس کا ایک ہزار روپیہ نقد بنک سے منگوایا۔ مزدور لیکر گم ہوگیا۔

رصدخانہ لک میں دیکھا سطح چاند پر نیا شگاف ہے۔ ۱۰۰ میل لمبا پایا گیا۔

نامہ نگار منصوری تحریر کرتے ہیں کہ دو روز سے برف کے پہاڑ ہو رہے ہیں۔ تمام پہاڑ سفید ہی سفید نظر آ رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئی بیماری سنائی نہیں دیتی۔

ہندوستان میں سررشتہ ہائے ڈاک و تار برقی کے ملحق کرنے کی جو تجویز ہوئی تھی اوسپر غور کرنے کے لئے کلکتہ میں کمیٹی بیٹھیگی۔

گورنمنٹ ہوس کے چار ہزار روپیہ نقد دن دہاڑے رستے میں لٹ گیا۔ چند نادار جس مزدور کے سر پر چار ہزار روپیہ اٹھوایا تھا وہی اوڑنچھو ہوگیا۔

معاہدہ تبت پر گفتگو کرنے کو چینی سفیر مسٹر تانگشوری ۵ فروری کو کلکتہ میں پہنچنے والے ہیں۔

سر چارلس ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب آئندہ ماہ اپریل سے ۶ ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لے جائیں گے۔

ایک دیسی تجارتی ایجنٹ مقام گارٹوک پر جاکر مقیم ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ [illegible] وہاں پہنچ گیا ہے۔

جزائر [illegible] اور [illegible] واقع مجمع الجزائر انڈیمان کے مابین خبر رسانی بلا سلسلہ تار برقی کا اختراع کیا گیا۔ اسمیں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور پورٹ بلیئر سے تو بلا حرکت پے در پے خبریں پہنچتی رہتی ہیں۔

کلکتہ یونیورسٹی کا جلسہ کانوکیشن آئندہ ۱۸ فروری کو منعقد ہوگا اسوقت دارالعلوم سے کامیاب شدہ طلبا کو حضور ویسرائے ہند لارڈ کرزن بحیثیت صدر تمغے اور تحفے عنایت کریں گے۔

۲۲ ویں پنجابی رجمنٹ کے میجر کوپر اور لفٹنٹ وائٹ فیض آباد میں یکے بعد دیگرے فوت ہوگئے۔

(۱) مظفر نگر میں طاعون نہیں ہے گر بعض باشندوں نے [illegible] نگر میں طاعون مشہور کر دیا۔ اصل بات صرف وہ پرائیویٹ ہیگو معتبر ذریعے سے معلوم ہوئی ہے ہم آئندہ تحقیق کرکے ظاہر کرینگے۔ یہ وڈنگ بند کیا گیا اور بعض لڑکے اپنے گھر چلے گئے۔ (۲) مقصود علی خان صاحب ڈپٹی کلکٹر کے یہاں ایک مقدمہ دائر ہے جو منصف کیرانہ نے بھیجا ہے۔ مقدمہ بالکل سچا ہے۔ سنتے ہیں کہ ملزم کو ڈپٹی صاحب سزا دینے کی نیت نہیں رکھتے۔ یہ خبریں بالکل بازاری ہیں جنکا وجود کچھ نہیں۔ ڈپٹی صاحب ہمارا مقدمہ کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم ملزم کے بیان آئندہ ہفتہ درج کرینگے جسپر منصف کیرانہ نے مقدمہ چلایا ہے معاملہ بالکل صاف ہے۔ (زینتار پبلشر آفتاب مظفرنگر)

حجاز ریلوے لائن کے آس پاس بعض جگہ معدنی نمک اور کئی دیگر قسم کا معدنی پانی جو ادویہ میں کام آتا ہے یا آسکتا ہے بکثرت پایا گیا ہے۔ سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ منتظمان حجاز ریلوے ان چیزوں کو بطور خود نکلوا کر اوسکی آمدنی کو حجاز ریلوے میں صرف کریں۔

حضرت سلطان المعظم نے ترکی وزیر بحری کے نام حکم جاری کیا ہے کہ جتنے کمزور اور پرانے جہاز ہیں انکو سبکو توڑ ڈالا جائے۔ اور اگر اونمیں کچھ مصالحہ اس قابل ہو کہ نئے جہازوں میں کارآمد ہوسکے تو اوسکو نئے جہازوں میں لگایا جائے۔ اور نئے جہازات بسرعت تیار کرائے جائیں۔

ترسانۂ عامرہ نامی ترکی کارخانہ جہاز سازی میں کئی سلطان المعظم حجاز ریلوے کے لئے مسجد نما گاڑیاں تیار ہو رہی ہیں جو بعد تیاری لائن مذکور پر بھیج دی جائیں گی۔ تاکہ مسافر اس متحرک مسجد میں نماز پڑھا کریں نہ وقت نماز فوت ہوگا۔ نہ گاڑی کو روکنا پڑیگا۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔